82609 ۔ جمعہ كے دن قبوليت كى گھڑى كا تعين

سوال

ميں نے سنا ہے كہ خطبہ جمعہ كے دوران دعا قبول ہوتى ہے، كيونكہ اس دوران قبوليت كى ايک گھڑى ہے، ہو سكتا ہے دعا اس گھڑى ميں آجائے۔۔۔ ليكن ہم پر خطبہ سنتے ہوئے خاموش ہونا ، اور دھيان خطبہ كى طرف ركھنا بھى ضرورى ہے، تو ہم يہ كس طرح كرسكتے ہيں؟ برائے مہربانى جواب ديجئے، اللہ سے دعا ہے كہ اللہ تعالى آپكو قوت فراہم كرے۔

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

صحيح احاديث ميں ہے كہ جمعہ كے دن قبوليت كى گھڑى ہے، اس لمحے ميں كوئى بھى مسلمان اللہ تعالى سے اچھى چيز مانگے تو اللہ تعالى اسے عنائت فرماتا ہے: جيسے كہ بخارى: (5295)، اور مسلم: (852) ميں ہے كہ ابو ہريرہ رضى اللہ عنہ كہتے ہيں كہ ابو القاسم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: (جمعہ كے دن ايک ايسى گھڑى ہے، جس ميں كوئى بھى مسلمان كھڑے ہوكر نماز كى حالت ميں اللہ تعالى سے خير مانگے تو اللہ تعالى اسے عنائت فرماتا ہے)

اس گھڑى كى تعيين كے بارے ميں متعدد اقوال ہيں، جن ميں سے دو صحيح ہيں۔

چنانچہ ابن قيم رحمہ اللہ كہتے ہيں :

"ان تمام اقوال ميں سے صحيح دو اقوال ہيں، جو كہ ثابت شدہ احاديث كے ضمن ميں آئے ہيں، ان دونوں ميں سے بھى ايک صحيح ترين قول ہے:

پہلا قول:

يہ گھڑى امام كے بيٹھنے سے ليكر نماز مكمل ہونے تک ہے، اس قول كى دليل صحيح مسلم (853) كى روايت ہے، جسے ابو بردہ بن ابو موسى اشعرى رضى اللہ عنہ نے روايت كيا ہے، آپ [ابو بردہ]كہتے ہيں كہ مجھے عبد اللہ بن عمر رضى اللہ عنہما نے كہا:كيا تم نے اپنے والد [ابو موسى اشعرى] كو رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم سے جمعہ كے

دن قبولیت والی گھڑی کے بارے میں روایت کرتے ہوئے سنا ہے؟

میں [ابو بردہ] نے کہا: جی ہاں؛ میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا تھا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے کہتے ہوئے سنا: (یہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے سے لیکر نماز کے مکمل ہونے تک ہے)

ترمذی: (490) اور ابن ماجہ : (1138) میں کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی کی روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے، اور وہ اسکے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بلاشبہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے، جس میں کوئی بھی بندہ اللہ تعالی سے کچھ بھی مانگے ، تو اللہ تعالی اسے وہی عنائت فرماتا ہے!!)
صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! یہ کونسی گھڑی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نماز کھڑی ہونے سے لیکر نماز ختم ہونے تک) [اس حدیث کے بارے میں شیخ البانی کہتے ہیں: "ضعیف جدا"یعنی یہ روایت سخت ضعیف ہے]

دوسرا قول یہ ہے کہ :

یہ گھڑی عصر کے بعد ہے، اور یہ قول پہلے سے زیادہ راجح ہے، اسی کے عبد اللہ بن سلام ، ابو ہریرہ، امام احمد، اور بہت سے لوگ قائل ہیں۔

اس قول کی دلیل امام احمد کی مسند میں روایت کردہ حدیث (7631) ہے، جسے ابو سعید خدری، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بلاشبہ جمعہ کے دن ایک گھڑی ہے، جس گھڑی میں کوئی بھی مسلمان بندہ اللہ تعالی سے کوئی بھی اچھی چیز مانگے تو اللہ اسے وہی عنائت فرماتا ہے، اور یہ گھڑی عصر کے بعد ہے) [مسند احمد کی تحقیق میں ہے کہ: یہ حدیث اپنے شواہد کی بنا پر صحیح ہے، لیکن یہ سند ضعیف ہے]

اسی طرح ابو داود: (1048) اور نسائی: (1389) میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: (جمعہ کا دن بارہ پہر[گھڑیوں]پر مشتمل ہے، ان میں سے ایک لمحہ ایسا ہے جس میں کوئی مسلمان اللہ تعالی سے کچھ بھی مانگے تو اللہ تعالی اُسے وہی عطا فرما دیتا ہے، تم اسے جمعہ کے دن عصر کے بعد آخری لمحہ میں تلاش کرو)[اس حدیث کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے]

اور اسی طرح سعید بن منصور نے اپنی سنن میں ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے نقل کیا ہے کہ : " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ایک جگہ جمع ہوئے، اور جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی کے بارے میں گفتگو شروع ہوگئی، تو مجلس ختم ہونے سے پہلے سب اس بات پر متفق ہوچکے تھے کہ یہ جمعہ کے دن کے آخری وقت میں ہے"

[حافظ ابن حجر نے "فتح الباری" 2/489 میں اسکی سند کو صحیح قرار دیا ہے]

اور سنن ابن ماجہ (1139)میں عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کہا:"ہم کتاب اللہ [یعنی تورات] میں جمعہ کے دن ایک گھڑی [کا ذکر]پاتے ہیں، جس گھڑی میں جو کوئی مؤمن بندہ نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالی سے کچھ مانگے تو اللہ تعالی اسکی وہی ضرورت پوری فرما دیتا ہے۔

عبد اللہ بن سلام کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [میری تصحیح کرتے ہوئے]اشارہ کیا: (یا گھڑی کا کچھ حصہ!؟)

میں نے کہا: آپ نے درست فرمایا: گھڑی کا کچھ حصہ۔

میں نے [آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے]عرض کیا: یہ گھڑی کونسی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے)

میں نے کہا: جمعہ کے دن آخری لمحہ نماز کا وقت تو نہیں ہوتا؟!

آپ نے فرمایا: صحیح کہتے ہو، لیکن جب کوئی مؤمن بندہ نماز پڑھ کر بیٹھ جائے، اور اسے نماز کا انتظار کہیں جانے سے روکے تو وہ شخص بھی نماز ہی میں ہے"[اس حدیث کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے]

اسی طرح سنن ابو داود: (1046)، ترمذی: (491) اور نسائی: (1430) میں ابو سلمہ بن عبد الرحمن رحمہ اللہ ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے، ان میں افضل ترین دن جمعہ کا دن ہے، اسی دن میں آدم [علیہ السلام] کو پیدا کیا گیا، اسی دن دنیا میں انہیں اتارا گیا، اور اسی دن میں انکی توبہ قبول ہوئی، اور اسی دن انکی وفات ہوئی، جمعہ کے دن ہی قیامت قائم ہوگی، اور جنوں و انسانوں کے علاوہ ہر ذی روح چیز قیامت کے خوف سے جمعہ کے دن صبح کے وقت کان لگا کر خاموش رہتی ہے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے، اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے، جس گھڑی میں کوئی بھی مسلمان نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالی سے اپنی کوئی بھی ضرورت مانگے تو اللہ تعالی اسکی ضرورت پوری فرما دیتا ہے)

تو کعب نے کہا: یہ ہر سال میں ایک جمعہ میں ہوتا ہے؟

میں [ابو ہریرہ]نے کہا: بلکہ ہر جمعہ کو ایسے ہوتا ہے۔

تو کعب نے تورات اٹھائی اور پڑھنے لگا، پھر کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔

ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ اسکے بعد میں عبد اللہ بن سلام کو ملا، اور انہیں اپنی کعب کے ساتھ مجلس کا تذکرہ بھی کیا، تو عبد اللہ بن سلام نے [آگے سے یہ بھی کہہ دیا] : مجھے معلوم ہے یہ کونسی گھڑی ہے!

ابو ہریرہ کہتے ہیں، میں نے ان سے التماس کی کہ مجھے بھی بتلاؤ یہ کونسی گھڑی ہے؟

تو عبد اللہ بن سلام نے کہا: یہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے۔

پھر میں نے [اعتراض کرتے ہوئے] کہا: یہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی کیسے ہوسکتی ہے؟! حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: (کوئی بھی مسلمان نماز پڑھتے ہوئے اسے پا لے) اور یہ وقت نماز پڑھنے کا وقت نہیں ہے[کیونکہ اس وقت نفل نماز پڑھنا منع ہے]؟!

تو عبد اللہ بن سلام نے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا: (جو شخص کسی جگہ بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے تو وہ اس وقت تک نماز میں ہے جب تک نماز ادا نہ کر لے)

ابو ہریرہ کہتے ہیں: میں نے کہا: بالکل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

تو عبد اللہ نے کہا: یہاں [نماز سے] یہی مراد ہے۔"

امام ترمذی کہتے ہیں کہ: یہ حدیث حسن اور صحیح ہے، جبکہ صحیح بخاری اور مسلم میں بھی اس حدیث کا کچھ حصہ روایت ہوا ہے، [اور البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے]" انتہی

ماخوذ از: "زاد المعاد": (1/376)

دوم:

اگر یہ کہا جائے کہ یہ گھڑی امام کے بیٹھنے سے لیکر نماز مکمل ہونے تک ہے، تو اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ مقتدی دعا میں اتنا مشغول ہوجائے کہ خطبہ سننے سے بالکل توجہ ہٹ جائے، بلکہ خطبہ بھی سنے، اور امام کی دعا پر آمین بھی کہے،اپنی نماز میں سجدے ، اور تشہد میں سلام سے قبل بھی دعا کرے۔

چنانچہ یہ عمل کرنے سے اس عظیم گھڑی میں دعا کرنے کا موقع پا سکتا ہے، اور اسکے ساتھ اگر عصر کے بعد غروب آفتاب سے قبل بھی دعا مانگ لے تو یہ اور بھی اچھا اور بہتر ہے۔

واللہ اعلم .